بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعرات

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | یکم صفر ۱۳۹۵ھ ۱۳ تبلیغ ۱۳۵۴ش ۱۳ فروری ۱۹۷۵ء | نمبر ۳۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۳ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

گلے کی تکلیف میں کل کی نسبت افاقہ ہے

احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سالک کا دِل آئینہ ہے جس کو مصائب و شدائد صیقل کر دیتے ہیں

اَخلاق النبیؐ اُس میں منعکس ہو جاتے ہیں لیکن یہ اُس وقت ہوتا ہے جب کسی قسم کی کثافت نہ رہے

"صوفیوں نے ترقیات کی دو راہیں لکھی ہیں۔ ایک سلوک دوسرا جذب۔ سلوک وہ ہے جو لوگ آپ عقلمندی سے سوچ کر اللہ و رسولؐ کی راہ اختیار کرتے ہیں جیسے فرمایا قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (پارہ ۳) یعنی اگر تم اللہ کے پیارے بننا چاہتے ہو تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ وہ ہادیٔ کامل وہی رسول ہیں جنہوں نے وہ مصائب اُٹھائیں کہ دُنیا اپنے اندر نظیر نہیں رکھتی۔ ایک دِن بھی آرام نہ پایا۔ اب پیروی کرنے والے بھی حقیقی طور سے وہی ہوں گے جو اپنے متبوع کے ہر قول و فعل کی پیروی پوری جدّ و جہد سے کریں۔ متبع وہی ہے جو سب طرح پیروی کرے گا۔ سہل انگار اور سخت گذار کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کے غضب میں آویگا۔ یہاں جو اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا حکم دیا تو سالک کا کام یہ ہونا چاہیئے کہ اوّل رسول اکرمؐ کی مکمل تاریخ دیکھے اور پھر پیروی کرے۔ اِسی کا نام سلوک ہے۔ اِس راہ میں بہت مصائب و شدائد ہوتے ہیں ان سب کو اُٹھانے کے بعد ہی انسان سالک ہو جاتا ہے۔ اہلِ جذب کا درجہ سالکوں سے بڑھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں سلوک کے درجہ پر ہی نہیں رکھتا بلکہ خود ان کو مصائب میں ڈالتا اور جاذبۂ ازلی سے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ کُل انبیاءؑ مجذوب ہی تھے جس وقت انسانی رُوح کو مصائب کا مقابلہ ہوتا ہے اُن سے فرسودہ کار اور تجربہ کار ہو کر رُوح چمک اُٹھتی ہے جیسے کہ لوہا یا شیشہ اگرچہ چمک کا مادہ اپنے اندر رکھتا ہے لیکن صیقلوں کے بعد ہی مجلّی ہوتا ہے حتّٰی کہ اس میں مُنہ دیکھنے والے کا مُنہ نظر آجاتا ہے مجاہدات بھی صیقل کا ہی کام کرتے ہیں۔ دِل کا صیقل یہاں تک ہونا چاہیئے کہ اُس میں سے بھی مُنہ نظر آجاوے مُنہ کا نظر آنا کیا ہے؟ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کا مصداق ہونا۔ سالک کا دِل آئینہ ہے جس کو مصائب، شدائد اس قدر صیقل کر دیتے ہیں کہ اَخلاق النبیؐ اس میں منعکس ہو جاتے ہیں اور یہ اُس وقت ہوتا ہے جب بہت مجاہدات اور تزکیوں کے بعد اس کے اندر کسی قسم کی کدورت یا کثافت نہ رہے تب یہ درجہ نصیب ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۷، صفحہ ۲۸)

اصل علاج ـــ استغفار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ خدا تعالیٰ کی مدد کے حصول کا طریق بتاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی مدد کب ملتی ہے۔ یہ مدد اس وقت ملتی ہے جب انسان میں بدی نہ ہو۔ بدکار ایک وقت نیکی بھی کر سکتا ہے مگر نیکی اور بدی کی میزان اور ہر ایک کی کثرت اور قلّت اسے نیک یا بد ٹھہراتی ہے۔ نیکیاں بہت ہوں تو نیک اور بدیاں زیادہ ہوں تو بدکار کہلاتا ہے۔ بدی چونکہ بدی ہے اور درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اس لئے جب حمدِ الٰہی کی توفیق اور جوش پیدا نہ ہو یا اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت نہ ملے تو ایسی حالت میں ڈرنا چاہیئے اور سمجھ لینا چاہیئے کہ بدیاں بڑھ گئی ہیں اس کا علاج کرنا چاہیئے۔ اور وہ علاج کیا ہے؟ استغفار۔ اس لئے فرمایا نَسْتَغْفِرُہٗ۔ اللہ تعالیٰ کے وسیع قانون اور زبردست حکم اس قسم کے ہیں کہ انسان بعض بدیوں اور کمزوریوں کی وجہ سے بڑے بڑے فضلوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ جب انسان کوئی غلطی کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے کسی حکم اور قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ غلطی اور کمزوری اس کی راہ میں روک ہو جاتی ہے اور یہ عظیم الشّان فضل اور انعام سے محروم کیا جاتا ہے اس لئے اس محرومی سے بچانے کے لئے یہ تعلیم دی کہ استغفار کرو۔ استغفار انبیاء علیہم السلام کا اجماعی مسئلہ ہے۔ ہر نبی کی تعلیم کے ساتھ اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ رکھا ہے۔ ہمارے امام کی تعلیمات میں جو ہم نے پڑھی ہیں استغفار کو اصل علاج رکھا ہے۔"

(خطباتِ نور جلد اوّل صفحہ ۲۸۸، صفحہ ۲۸۹)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ ماہ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقوٰی کا بیج اور اس کی آبیاری

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا و مطاع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم روحانی فرزند کی حیثیت سے اِس آخری زمانہ میں احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے۔ آپ جس دَور میں مبعوث ہوئے وہ اِس لحاظ سے ایک تاریک دَور تھا کہ مشرق و مغرب میں بسنے والی اقوام آخرت کی نفی یا آخرت فراموشی کے باعث اپنے خالق و مالک اور اس کی فرمانبرداری و اطاعت سے رُوگرداں ہوکر سرکشی و بغاوت اور گناہ و معصیت کے اندھیروں میں بھٹک رہی تھیں۔ وہ خطوات الشیطٰن کی اتباع کے باعث اُس کے پنجۂ اسیری میں گرفتار اور نیکی و تقوٰی سے یکسر بیزار تھیں۔

ایسے تاریک زمانہ میں آپ نے خدائی اذن کے ماتحت اسلام کا درد رکھنے والوں کی ایک جماعت تیار کی اور پھر انہیں قرآنی احکام کے مطابق اپنے آپ کو روحِ تقوٰی سے مزین کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے توجہ دلانے اور تلقین کرنے پر ہی اکتفا نہیں فرمایا بلکہ اپنی خداداد قوتِ قدسیہ، جذب و کشش، توجہ اور مقبول دعاؤں کے ذریعہ ان کے دلوں میں تقوٰی کا بیج بوکر اُسی کی اِس محنت اور جانفشانی سے آبیاری فرمائی کہ وہ ایک تناور اور بارآور درخت کی شکل میں نمودار ہوکر اپنے ٹھنڈے اور طمانیت بخش سایے اور طیّب و شیریں ثمرات کے ذریعہ دوسروں کو فیض پہنچانے کا موجب ہوئے۔ وہ ایک ایسا وقت اور زمانہ تھا جس میں صلاح، نیکی اور تقوٰی کی محض تلقین یکسر بے اثر ہوچکی تھی۔ ضرورت آسمانی روح رکھنے والے ایک ایسے مردِ خدا کی تھی جو اپنی قوتِ قدسیہ، جذب و کشش اور توجہ روحانی کے ذریعہ قلوبِ انسانی میں تقوٰی کی روح پھونک کر اور انہیں ایک نئی حیات سے ہمکنار کرکے اسلام کی زندگی اور اس کی حیات بخش تاثیرات کا عملی ثبوت دُنیا کے سامنے پیش کرسکے۔

چنانچہ عام واعظوں کے بالمقابل یہی چیز آپ کو ممیز و ممتاز کرنے والی تھی کہ آپ نے محض وعظ و تلقین پر ہی تکیہ نہیں کیا بلکہ جن لوگوں نے آپ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر دین کو دنیا پہ مقدم کرنے کا عہد باندھا۔ آپ نے اپنی قوتِ قدسیہ اور توجۂ باطنی کے ذریعہ ان کی ہستیوں پہ ایک انقلاب وارد کرکے ان کی زندگیوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کردکھائی۔ چنانچہ آپ نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھتے وقت بمنشائے ایزدی اور بتائید و توفیقِ الٰہی اپنے متبعین کی زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کے عزم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامتِ خاص سے اِس عاجز کی دُعاؤں اور اِس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہراوے اور اُس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیتِ باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگی کے ازالہ کے لئے رات دن کوشش کرتا رہوں اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے، اور ان کے لئے وہ روح قدس طلب کروں جو ربوبیت تامہ اور عبودیتِ خالصہ کے جوڑ سے پیدا ہوتی ہے، اور وہ روح خبیث کی تکفیر سے ان کی نجات چاہوں کہ جو نفس امّارہ اور شیطان کے تعلقِ شدید سے جنم لیتی ہے۔ سو میں بتوفیقہٖ تعالیٰ کاہل اور سُست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اِس سلسلہ میں داخل ہونا بصدق قدم قبول کرلیا ہے غافل نہیں ہوں گا بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا اور ان کے لئے خدا تعالیٰ سے وہ روحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادہ کی طرح ان کے تمام وجود میں دَوڑ جائے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لئے جو داخلِ سلسلہ ہوکر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اِس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کیلئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبتِ الٰہی اور توبۂ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن و صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی رُوح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کریگا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اُس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اِس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اِس میں داخل کرے گا، وہ خود اِس کی آبپاشی کریگا اور اس کو نشوونماء دیگا یہاں تک کہ انکی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہوجائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔"

(اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے اصحاب کی تربیت باطنی کے سلسلہ میں آپ کی شبانہ روز کوششوں، دردمندانہ دعاؤں اور توجہ کی انقلاب انگیز تاثیرات اِس شان سے ظاہر ہوئیں کہ آپ کے متبعین تقوٰی کے نور سے منور ہوتے چلے گئے۔ باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنا اور نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا ان کا خصوصی شعار بن گیا اور وہ اُس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی پھیلانے والے بنے۔ یہ روشنی مشرق و مغرب میں آج بھی پھیل رہی ہے اور بحمد اللہ تعالیٰ پھیلتی چلی جائے گی یہاں تک کہ اسلام کے دنیا بھر میں غالب آنے سے زمین اپنے ربّ کے نور سے چمک اُٹھے گی۔ خدا نے یہی چاہا ہے، ایسا ہوگا اور ہوکر رہے گا۔ کیونکہ جو خدا چاہتا ہے وہ ہوکر رہتا ہے۔ کیوں نہ ہوکر رہے جب کہ وہ قادرِ مطلق ہے اور کوئی بات اُس کے آگے انہونی نہیں۔

"ہر اک نیکی کی جڑھ یہ اتقا ہے"

(منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ہمیں اُس یار سے تقوٰی عطا ہے
نہ یہ ہم سے کہ احسانِ خُدا ہے
کرو کوشش اگر صدق و صفا ہے
کہ یہ حاصل ہو جو شرطِ لقا ہے
یہی آئینہ خالق نما ہے
یہی اِک جوہر سیفِ دُعا ہے
ہر اِک نیکی کی جڑھ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑھ رہی سب کچھ رہا ہے
یہی اِک فخر شانِ اولیاء ہے
بجز تقوٰی زیادت ان میں کیا ہے
ڈرو یارو کہ وہ بینا خُدا ہے
اگر سوچو یہی دارُ الجزاء ہے
مجھے تقوٰی سے اُس نے یہ جزا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیبؑ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسلمانانِ عالم سے ہمدردی اور اعزاز سے معمور طرزِ تخاطب

(محترم مولانا نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ)

جماعت احمدیہ کے بیاسی ویں جلسہ سالانہ کے پانچویں اجلاس منعقدہ ۲۸ دسمبر ۷۴ء میں محترم مولانا نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے "ذکر حبیب" کے موضوع پر جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جس کسی کو اصلاحِ خلق کے لئے مامور فرماتا ہے اُس کے دل میں خلقِ خدا کے لئے کوٹ کوٹ کر ہمدردی کا جذبہ بھر دیتا ہے اس کے دل میں ہر خاص و عام سے محبت کا سمندر موجزن کر دیتا ہے۔ اور اس کی روح کو اپنے آستانہ پر اس لئے سربسجود کر لیتا ہے کہ وہ گریہ و زاری سے دُنیا کے دُور یہ اصلاح ہونے کے لئے دعائیں کرے وہ اس کی دعاؤں کو سنتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں الہام کرتا ہے کہ وہ اس کے مامور کی بات کو سنیں اور اس سے مستفید بھی ہوں اور مستفیض بھی۔ لوگوں کی خیر خواہی اور بہبود کے لئے مامور من اللہ کا دل گداز ہوتا ہے۔ مخالفوں کی ایذا رسانی کے باوجود وہ اُن سے پیار کرتا ہے اور اُن کو عزت کے القاب سے یاد کرتا ہے کہ شاید اس طرح اُن کا دل پسیجے اور وہ اس کی بات کو سنیں اور اپنی اصلاح کے لئے ضروری تبدیلی پیدا کریں۔ وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مژدہ بھی سناتا ہے اور انذار بھی کرتا ہے لیکن ہر قسم کی بات محبت سے کرتا ہے اور خلقِ خدا کی ہمدردی کو پیش نظر رکھتا ہے اس کے انذار کے باعث کسی کو تکلیف پہنچے تو اس کا دل بھی دکھ محسوس کرتا ہے کیونکہ وہ خوب جانتا ہے کہ اصل مقصد انذار اور اس کے نتیجے میں کسی کو تکلیف کا پہنچنا نہیں بلکہ اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ اپنی اصلاح کریں اور آستانہ الوہیت پر جھکیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں سے حصہ لیں۔

یوں بھی اگر دیکھا جائے تو وہ شخص جو لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہے وہ اگر پیار سے نہ بلائے تو اس کی طرف کون آئے گا۔ اور اگر اسکے دل میں ہمدردی نہ ہو تو کوئی اسکے پاس کیوں بیٹھے گا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:-

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ
(پ ۴)

(ترجمہ) اور تو اُس عظیم الشان رحمت کی وجہ سے ہی جو اللہ کی طرف سے تجھے دی گئی ہے ان کے لئے نرم واقع ہوا ہے اور اگر تو بد اخلاق اور سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے گرد سے تتر بتر ہو جاتے

لوگ مامور کے خلاف بھانت بھانت کی بولیاں بولتے ہیں ہر بُرے سے بُرے لقب سے اسے یاد کرتے ہیں لیکن وہ تادمِ واپسیں اُن سے محبت کرتا رہتا ہے اور اپنے ماننے والوں کو بھی نصیحت بلکہ وصیت کر جاتا ہے کہ مخالفین سے نرمی کرنا۔ اُن کے لئے دعائیں کرنا اور اُن کی بہبود کا ہر دم خیال رکھنا۔

یہی باتیں ـــ اور اور بہت سی باتیں۔ مامور کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں مامور فرمایا کہ دین اسلام کا احیاء کیا جائے۔ شریعت محمدی کو قائم کیا جائے اور ساری دنیا کو ایک ہی جھنڈے تلے جمع کر کے آستانہ الوہیت پر گرایا جائے۔ خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کے لئے لوگوں کے دل جیتے جائیں اور یہ سب کچھ محبت سے کیا جائے۔ محبت سے لوگوں کو بلایا جائے اختلاف کے باوجود ان کی عزت نفس کو ٹھیس نہ پہنچنے دی جائے عداوت کے طوفانوں کا رفق اور ہمدردی کی بادِ نسیم سے مقابلہ کیا جائے۔ گالیاں سن کر دعا دی جائے اور دُکھ پا کر آرام دیا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس فریضہ کو کس طرح نبھایا۔ اس کا جواب حضور کی اپنی تحریروں ہی میں تلاش کیا جائے تو مناسب ہوگا۔ یہ طباعت کا زمانہ ہے مخالفین نے بھی کتابوں پر کتابیں چھپوائیں اور رسالوں پر رسالے لکھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنے قلم کو ایک دفعہ حرکت میں لا کر تادمِ واپسیں اسے ہاتھ سے نہ رکھا ان تحریروں میں سینکڑوں مقامات پر لوگوں سے خطاب کیا۔ یہ طرزِ تخاطب اس بات کا آئینہ دار ہے کہ حضور سب سے محبت کرتے تھے اور سب کی عزت کرتے تھے اور ہمیشہ یہ کوشش فرماتے تھے کہ کسی کے دل کو ایک ذرہ بھر ٹھیس نہ لگے۔

ان تحریروں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے۔ بلکہ یہ بات ان تحریروں سے امڈتی ہوئی نظر آتی ہے کہ خلقِ خدا کے لئے اور خاص طور پر وابستگانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آپ کے دل میں ہمدردی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا

آج کی تقریر میں میرے حصہ میں یہ سعادت آئی ہے کہ میں حضور علیہ السلام کی ایسی تحریریں آپ کو سناؤں جن میں حضور نے مسلمانوں کو مخاطب کیا ہو اعزاز کے ساتھ اور ہمدردی کے جذبے سے۔ تمام تحریریں پیش کرنا تو میرے بس کی بات نہیں۔ چند ایک پر اکتفا کروں گا۔ حضور کی تحریروں کے اقتباسات سنتے ہوئے آپ غور فرمائیں کہ کس طرح ہر دفعہ پہ اور ہر حالت میں اور مخاطبین کے ہر قسم کے رویّہ کے باوجود حضور علیہ السلام نے اپنے وقار کو، مخاطب کے اعزاز کو اور جذبہ مسلمانوں کی ہمدردی کو ملحوظ خاطر رکھا ہے۔ مسلمانوں کے لئے "مسلمان" "مومن" "بزرگ" "دانشمند" "اپنے بھائی" "اسلام کے سچے محب" "مومنوں کے آثار باقیہ" "نیک لوگوں کی ذریت" "قوم کے منتخب لوگ" "بزرگانِ دین" اور "عباد اللہ الصالحین" جیسے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ حتّٰی کہ انہیں قوم کے چمکتے ہوئے ستارے بھی کہا اور اپنے لئے عجز و انکسار کے الفاظ استعمال فرمائے۔

براہین احمدیہ حضور کی سب سے پہلی تصنیف تھی اس کے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں۔ حضور فرماتے ہیں:

۱- "اب ہر یک مومن کے لئے خیال کرنے کا مقام ہے کہ جس کتاب کے ذریعہ سے تین سو دلائل عقلی حقیت قرآن شریف پر شائع ہو گئیں اور تمام مخالفین کے شبہات کو دفع اور دور کیا جائے گا۔ وہ کتاب کیا کچھ بندگانِ خدا کو فائدہ پہنچائے گی اور کیسا فروغ اور جاہ و جلال اسلام کا اس کی اشاعت سے چمکے گا۔" (ص ۶۷)

۲- "اے بزرگو! اب یہ وہ زمانہ آگیا ہے کہ جو شخص بغیر اعلیٰ درجہ کے عقلی ثبوتوں کے اپنے دین کی خیر منانی چاہیے تو یہ خیالِ محال اور طمعِ خام ہے۔" (ص ۸۲)

۳- "اس کتاب کی اعانتِ طبع کے لئے جس قدر ہم نے لکھا ہے وہ محض مسلمانوں کی ہمدردی سے لکھا گیا ہے، کیونکہ اس کتاب کے مصارف جو ہزار ہا روپیہ کا معاملہ ہے اور جس کی قیمت بھی بہ نیت عام فائدہ مسلمانوں کے نصف سے بھی کم کر دی گئی ہے یعنی پچیس روپیہ میں سے صرف دس روپیہ رکھے گئے ہیں وہ کیونکر بغیر اعانت عالی ہمت مسلمانوں کے انجام پذیر ہو۔" (ص ۶۹)

۴- "پس حقیقت میں خداوند کریم و رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانوں کے لئے ایک بارانِ رحمت بھیجا ہے جس سے پودہ اسلام کا پھر اس ملک پنجاب میں سرسبز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتا جاتا ہے اور جس کے فوائد کا اقرار حقیقت میں خدا کے احسانوں کا اقرار ہے"
(صفحہ ۱۳)

۵۔ "اس طرف بھی توجہ کریں کہ اس مربی سلطنت کی شکرگزاری کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ جیسا اُن کی دولت ظاہری کی خیر خواہی کی جائے ایسا ہی اپنے وعظ اور معقول بیان اور عمدہ تالیفات سے یہ کوشش کی جائے کہ کسی طرح دین اسلام کی برکتیں بھی اس قوم کے حصہ میں آجائیں اور یہ امر بجز رفق اور ملاطفت اور محبت اور حلم کے انجام پذیر نہیں ہو سکتا خدا کے بندوں پر رحم کرنا اور عرب اور انگلستان وغیرہ ممالک کا ایک ہی خالق سمجھنا اور اس کی عاجز مخلوق کی دل و جان سے غمخواری کرنا اصل دین و ایمان کا ہے۔ پس سب سے اول یعنی اُن کے واقف انگریزوں کے اس وہم کو دور کرنا چاہیئے کہ جو بوجہ ناواقفیت یہ سمجھ رہے ہیں کہ گویا قوم مسلمان ایک ایسی قوم ہے کہ جو نیکی کرنے والوں سے بدی کرتی ہے اور اپنے محسنوں سے ایذا کے ساتھ پیش آتی ہے
(صفحہ ۱۵)

"اور اس جگہ یاد رہے کہ اگرچہ کبھی کبھی ایسے لوگ بھی کہ جو مذہب اسلام سے خارج ہیں کوئی کوئی سچی خواب دیکھ لیتے ہیں مگر اُن میں اور مسلمانوں کی خوابوں میں کہ جو خدا کے رسول مقبول کا کامل اتباع اختیار کرتے ہیں کئی طور سے صریح فرق ہے منجملہ اُن فرقوں کے ایک یہ ہے کہ مسلمانوں کو سچی خوابیں کثرت سے آتی ہیں جیسا کہ ان کی نسبت خدا تعالےٰ نے آپ وعدہ دے رکھا ہے اور فرمایا ہے لھم البشرٰی فی الحیٰوۃ الدنیا لیکن کفار اور منکرین اسلام کو اس کثرت سے سچی خوابیں ہرگز نصیب نہیں ہوتیں بلکہ اُن کا ہزارم حصہ بھی نصیب نہیں ہوتا۔"
(صفحہ ۳۶)

"کیا اُس خداوند کریم نے آپ ہی اس اُمت کو یہ دعا تعلیم نہیں فرمائی اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ کیا اُس نے آپ ہی نہیں فرمایا ثلّۃ من الاولین وثلّۃ من الآخرین تم یقیناً سمجھو کہ خداوند کریم اس اُمت مرحومہ پر بہت ہی مہربان ہے اور قدیم سے وہ یہی چاہتا ہے کہ اس امت کو اپنی نورانی برکتوں اور آسمانی نوروں کے ساتھ پیغمبروں پر بھی ترجیح دے تا دشمن یہ نہ کہے کہ ہم میں اور تم میں کونسا فرق ہے تا معاند کہ خدا اس کا روسیہ کرے اپنے خبث باطن اور عادتِ دروغگوئی سے یہ کہتا نہ پاوے کہ آنحضرت سید الطیبین اور اس کی پاک اور طیب آل اور اس کی نورانی جماعت نے انسانی برکتوں کو نہیں دکھلایا"
(صفحہ ۹۶ و ۲۲۵ حاشیہ)

"مسلمانوں کی نازک حالت اور انگریزی گورنمنٹ"

ترسم کہ بہ کعبہ نرسی اے اعرابی
کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است

آج کل ہمارے دینی بھائیوں مسلمانوں نے دینی فرائض کے ادا کرنے اور اخوتِ اسلامی کے بجالانے اور ہمدردی قومی کے پورا کرنے میں اس قدر سستی اور لاپرواہی اور غفلت کر رکھی ہے کہ کسی قوم میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ان میں ہمدردی قومی اور دینی کا مادہ ہی نہیں رہا اندرونی فسادوں اور عنادوں اور اختلافوں نے قریب قریب ہلاکت کے اُن کو پہنچا دیا ہے اور افراط تفریط کی بے جا حرکات نے اصل مقصود سے ان کو بہت دور ڈال دیا ہے۔
(صفحہ ۳۱۵)

"اس خداوند عالم کا کیا کیا شکر ادا کیا جائے کہ جس نے اول مجھ ناچیز کو محض اپنے فضل اور کرم اور عنایت غیبی سے اس کتاب کی تالیف اور تصنیف کی توفیق بخشی اور پھر اس تصنیف کے شائع کرنے اور پھیلانے اور چھپوانے کے لئے اسلام کے عمائد اور بزرگوں اور اکابر اور امیروں اور دوسرے بھائیوں مومنوں اور مسلمانوں کو شائق اور راغب اور متوجہ کر دیا پس اس جگہ ان تمام حضرات معاونین کا شکر کرنا بھی واجبات سے ہے کہ جن کی کریمانہ توجہات سے میرے مقاصد کی اشاعت ہونے کے سامان ہوئے اور میری محنتیں برباد ہونے سے بچ رہیں۔"
(التماس ضروری از مؤلف کتاب ۱۸۸۰ء مجموعہ اشتہارات (۱) صفحہ ۸۲)

ان اقتباسات میں حضور علیہ السلام نے مسلمانوں کو مومن کے لقب سے یاد فرمایا ہے۔ بزرگو کہہ کر مخاطب فرمایا ہے۔ کتاب کی قیمت کم کرنے کو مسلمانوں کی ہمدردی کی دلیل کے طور پر پیش فرمایا ہے حکومت کو اگر اچھا کہا گیا ہے تو اس لئے کہ وہ مسلمانوں کے لئے باران رحمت ہے اور اس سے اسلام کا پودا سرسبز ہوتا جاتا ہے اس بات کی ضرورت کا بھی اظہار فرمایا ہے کہ حکومت کے بعض ناواقف افسروں کے دل کا یہ وہم دور کیا جائے کہ مسلمان نیکی کے بدلے بدی کرنے والی قوم ہے مسلمانوں کی اس خوبی کا بھی ذکر فرمایا ہے کہ انہیں دوسروں سے زیادہ سچی خوابیں آتی ہیں کیونکہ وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین ہیں مقصود کو اسباب سے بھی خوشی ہے کہ خداوند کریم اس امت پر بہت ہی مہربان ہے اور قدیم سے یہی چاہتا ہے کہ اس امت کو نورانی برکتوں اور آسمانی نوروں کے ساتھ غیر قوموں پر بھی ترجیح دے۔

ان میں سے آخری اقتباس میں حضور علیہ السلام نے مسلمانوں کو دینی بھائی کہہ کر پکارا ہے اور اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ وہ افراط تفریط میں پڑ گئے ہیں۔

ہندوؤں کے مقابلہ میں حضور علیہ السلام نے مسلمانوں کی بے حد تعریف کی ہے اور بتایا ہے کہ کس طرح وہ دینی امور کی پابندی کرتے ہیں۔ شحنۂ حق میں حضور فرماتے ہیں:-

"میں بکمال ادب لالہ جی بالغ میں انصاف سے دیکھنا چاہیئے کہ مسلمان جس پاک اور کامل کتاب پر ایمان لاتے ہیں کس قدر اس مقدس کتاب کو انہوں نے اپنے ضبط میں کر لیا ہے عموماً تمام مسلمان ایک حصہ کثیر قرآن شریف کا حفظ رکھتے ہیں جس کو پنجوقت مساجد میں نماز کی حالت میں پڑھتے ہیں۔ ابھی بچہ پانچ یا چھ برس کا ہوا جو قرآن شریف اس کے آگے رکھا گیا۔ لاکھوں آدمی ایسے پاؤ گے جن کو سارا قرآن شریف اول سے آخر تک حفظ ہے اگر ایک حرف بھی کسی جگہ سے پوچھو تو اگلی پچھلی عبارتیں سب پڑھ کر سنا دیں اور مردوں پر کیا موقوف ہے ہزارہا عورتیں سارا قرآن شریف حفظ رکھتی ہیں کسی شہر میں جا کر مساجد و مدارس اسلامیہ میں دیکھو صدہا لڑکوں اور لڑکیوں کو پاؤ گے کہ قرآن شریف آگے رکھے ہیں اور باترجمہ پڑھ رہے ہیں یا حفظ کر رہے ہیں۔
(شحنۂ حق صفحہ ۶-۷ ۳۲-۱۳۴)

(باقی)

درخواست دعا

میرے والد صاحب کچھ پریشانیوں کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں اور میں خود بھی مالی مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہماری پریشانیوں کو فراخیوں میں بدل دے۔ (معین الدین دارالیمن وسطی ربوہ)

ہمدردانہ مشورہ — کامیاب علاج
تبخیر معدہ، پرانی خارش و چنبل، بواسیر، دائمی نزلہ وزکام
دیگر مردانہ و زنانہ خاص امراض
ناصر دواخانہ۔ گول بازار۔ ربوہ فون نمبر ۵۳۴

113
Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان مد امداد طلبہ ماہ جنوری ۱۹۷۵ء

جن دوستوں نے مد امداد طلبہ میں عطیہ جات دیئے ہیں اُن کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور اپنے حضور میں انہیں بہترین جزاء بخشے۔

جن احباب کرام نے اس کارِ خیر میں حصہ نہیں لیا اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (نگران امداد طلبہ)

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا۔ ربوہ
" " مہر آپا صاحبہ مدظلہا "
محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
" صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب "
" " ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب "
" سید عبدالرزاق شاہ صاحب "
حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ "
مکرم ڈاکٹر ایم۔ اے ظفر صاحب
" مولوی سلطان محمود انور صاحب
" مرزا محمد عثمان صاحب۔ کویت
" الحاج محمد شفیع صاحب ہاشمی۔ کراچی
" چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ
" " عبدالواحد صاحب۔ ربوہ
" مرزا غلام احمد صاحب۔ "
" عبدالغفور صاحب خالد کراک۔ لاہور
از طرف لیفٹیننٹ عبدالمحسن صاحب کراک شہید
مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی
محترمہ سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی۔اے بی ٹی ربوہ
محترمہ مجیدہ بیگم شاہنواز صاحبہ کراچی
جماعت احمدیہ لاہور
جماعت احمدیہ ٹیکسلا
جماعت احمدیہ نور نگر فارم سندھ
جماعت احمدیہ ساہیوال۔
جماعت احمدیہ شیخوپورہ۔
جماعت احمدیہ۔ کراچی۔

جماعت احمدیہ راولپنڈی۔
محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ بذریعہ چوہدری عبدالواحد صاحب
مکرم ماسٹر محمد بخش صاحب گوجرانوالہ
" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ربوہ
" عبدالشکور جاوید صاحب "
" عبدالحمید خان صاحب "
" غلام محمد صاحب "
" محمد ابراہیم صاحب "
" محمد اسلم صابر صاحب "
" رفیق الرحمن صاحب کراچی
" چوہدری محمد طفیل صاحب موضع دائم کاہلواں ضلع سیالکوٹ
" قریشی محمد سعید صاحب ربوہ
محترمہ مسز ظفر ملک صاحبہ "
مکرم حمید احمد صاحب خالد "
" نور احمد صاحب مرتضیٰ "
" محمود احمد صاحب "
" طاہر احمد صاحب ہاشمی۔ کراچی
محترمہ آمنہ بی شاہ صاحبہ آف امریکہ بذریعہ مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ
مکرم ملک عبدالمجید صاحب ربوہ
" عبدالشکور صاحب آف لیبیا۔ بذریعہ مکرم شیخ عبدالرشید صاحب راولپنڈی
" غلام احمد صاحب ۲۴۷ گ۔ب لائل پور
" چوہدری محمد یوسف صاحب ربوہ
" ماسٹر عطاء محمد صاحب "

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

کئی لجنات جلسہ سالانہ کے موقعہ پر رپورٹ سالانہ بابت ۷۴-۱۹۷۳ء خرید کر لے گئی ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ توجہ دلائی جاتی ہے کہ جو لجنات یہ رپورٹ نہ لے جا سکی ہوں یا جلسہ سالانہ پر تشریف نہ لا سکی ہوں۔ خط لکھ کر جلد از جلد منگوا لیں۔

اس رپورٹ میں تمام شعبہ جات کی سکیمیں درج ہیں۔ اور سارا سال جو کام کرنے ہیں وہ بھی درج ہیں۔ صحیح رنگ میں لجنہ کا کام کرنے کے لئے اس رپورٹ سالانہ کی راہنمائی بہت ضروری ہے۔ (آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کے لئے دے۔ (مینیجر)

سابقون میں شامل ہونے کا ایک سنہری موقع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔
"جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں"۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں تحریک جدید سالِ رواں کا چندہ ۳۱؍مارچ تک سو فیصدی ادا کر دینے والے مجاہدوں کے نام بغرضِ دعا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں انشاء اللہ پیش کر دیئے جائیں گے۔ جماعتوں سے درخواست ہے کہ یکم اپریل ۱۹۷۵ء کو مقامی طور پر ایسے دوستوں کی فہرست تیار کر کے فوراً دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلان مطالعہ کتب

ماہ فروری کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "احمدی و غیر احمدی میں فرق" مقرر کی گئی ہے۔

یہ کتاب دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے مل سکتی ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دُعائے مغفرت

مکرم منظور احمد صاحب کھوکھر آف کھاریاں ضلع گجرات کے والد محترم حضرت میاں لعل دین صاحب کھوکھر ۳۰ اور ۳۱؍جنوری کی درمیانی شب بعمر قریباً سو سال وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔

آپ ۱۹۰۴ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔

آپ کا جنازہ کھاریاں سے یکم فروری کو ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ محترم عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم خان صاحب نے دعا کرائی۔

آپ نہایت صالح بالالتزام تہجد گزار اور پابند صوم و صلوٰۃ بزرگ تھے۔ آپ نے اپنی یادگار ۴ چار لڑکے اور چار لڑکیاں اور بہت سارے پوتے پوتیاں۔ نواسے اور نواسیاں چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت سے آپ کے بلندئ درجات کے لئے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (مبارک احمد کھاریاں ضلع گجرات)

درخواستِ دُعا:۔ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ نکی فوٹو سٹوڈیو کا افتتاح از سرِ نو محلہ عثمان آباد چنیوٹ میں ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کاروبار میں دین و دنیا ہر دو میں نمایاں ترقی عطا فرمائے۔ (خاکسار عبدالباری شاہد ابن عبدالغفار شاکر)

کرایہ کے لئے خالی ہے

ماڈرن کوٹھی، ۲ کمرے، برآمدہ، کچن، فلش، غسلخانہ، ٹیوب ویل، پمپ، کشادہ لان، باپردہ۔ پختہ نئی بلڈنگ۔ شیخوپورہ روڈ پر لاہور سے چھٹے میل پر۔

معرفت ڈاکٹر عبدالرحمن میڈیکل پریکٹیشنر
اڈہ کوٹ عبدالمالک شیخوپورہ روڈ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار اللہ اپنے سے چھوٹی عمر کے لوگوں اور بچوں کو چوکس و بیدار رکھیں

انہیں ان کی تربیت اس رنگ میں کرنی چاہیئے کہ ان کے لئے قرآن کریم کبھی مہجور نہ بنے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قرآنی علوم کی تحصیل اور افرادِ جماعت کی تربیت پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ماضی میں یعنی پچھلے چودہ سو سال میں ہر صدی میں جو نئی الجھنیں پیدا ہوئیں اور اُن کو سلجھانے کے لئے خدا تعالیٰ کے مطہر بندوں کو خدا کی طرف سے قرآن کریم کی جو نئی سے نئی تفسیر سکھائی جاتی رہی ہے اس کی آج بھی ضرورت ہے اس لئے کہ ان اُلجھنوں میں سے کچھ الجھنیں آج کی زندگی میں بھی پیدا ہو جاتی ہیں ان کو قرآن کریم کی روشنی میں سلجھانے کے لئے کتابِ مکنون کے اوراق سکھائے گئے تھے جو اب کتابِ مبین کے اوراق بن چکے ہیں انکی ہمیں آج بھی ضرورت ہے اس لئے ہم میں سے ایک ایسا گروہ ضرور ہونا چاہیئے جو اللہ تعالیٰ کے مطہر بندوں کی بیان کردہ تفاسیر کو دیکھے اور اس پر غور کرے۔ یہ ایک بڑا دلچسپ مضمون ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ مثلاً تین سو سال پہلے اسلام پر یہ اعتراض ہوا اور خدا کے فلاں مقرب، محبوب اور مطہر بندہ نے خدا سے قرآن کریم کو سیکھ کر اس کا یہ جواب دیا تھا۔ گویا زمانہ زمانہ میں اور ملک ملک میں بدلتے ہوئے حالات میں نئے سے نئی الجھنیں پیدا ہوتی رہیں جن کو ہر زمانہ میں اور ہر خطۂ ارض میں خدا کے مطہر بندوں نے خدا سے علم حاصل کر کے سُلجھانے کی جو کوشش کی اس کی آج بھی ضرورت ہے کیونکہ وہ اُلجھنیں آج بھی پیدا ہو رہی ہیں۔ انسانی زندگی کی ساری اُلجھنیں ماضی کا قصہ تو نہیں بن گئیں۔ انکو قصۂ پارینہ تو نہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ ان میں بعض خود کو دُہراتی رہتی ہیں۔ اسلام پر پُرانے اعتراضات کسی نہ کسی شکل میں کبھی نہ کبھی سامنے آجاتے ہیں۔ جیسا کہ یہ اعتراض دُہرایا جاتا رہا ہے کہ

اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

(الانعام: ۲۶)

اگر یہ ایک پُرانا اعتراض ہے جسے کفارِ مکہ نے بھی دہرایا تھا لیکن کیا ہم اس کا جواب نہیں دہرائیں گے۔ اس لئے گو یہ اعتراض پہلے انبیاء علیہم السلام پر بھی کیا گیا تھا لیکن اُمتِ محمدیہ پر پہلی صدی میں جو اعتراض ہوئے اُن میں سے بعض ایسے ہیں جو آج تک دُہرائے جا رہے ہیں پہلی صدی میں جو اُلجھنیں پیدا ہوئیں ان میں سے بعض ہماری زندگی میں آج بھی پیدا ہو رہی ہیں۔ اس لئے ان کا جو حل پہلوں کو سکھایا گیا تھا اس کا ہمیں بھی علم ہونا چاہیئے۔

علاوہ ازیں اسلام پر کئے جانے والے اعتراضات کو دُور کرنے کے لئے اور پیش آمدہ اُلجھنوں کو سُلجھانے کے لئے اس زمانہ میں حضرت مہدی معہود علیہ السلام نے ہمارے ہاتھ میں بنیادی طور پر دو قسم کی تفسیر دی ہے۔ ایک تفصیلی تفسیر ہے اور دوسری اجمالی یعنی ایک وہ تفسیر ہے جس میں ہر چیز کو اس کی اصل شکل میں تجزیہ کر کے اسے نمایاں کر دیا گیا ہے، اور دوسری قسم کی تفسیر میں اجمالاً ذکر کر دیا گیا ہے۔ مثلاً ایک آیت ہوتی ہے اس کے متعلق ایک دو فقرے میں آپ نے مجملاً ذکر کر دیا ہے چنانچہ بعض دفعہ میں نے دیکھا ہے میرے خطبوں کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیان کردہ ایک ایسا تفسیری نکتہ ہوتا ہے جسے آپ نے صرف ایک فقرہ میں بیان فرمایا ہے۔۔ کہ اس میں سے نئے سے نئے علوم قرآنی ہمارے سامنے آتے رہتے ہیں جو قرآن کریم کے مکنون حصے کی تفاسیر کو سمجھنے کے لئے گویا کُنجی کا کام دیتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کا دروازہ نہ پہلے بند تھا اور نہ اب بند ہے۔ قرآن کریم کے متعلق یہ سمجھ لینا کہ حالاتِ حاضرہ میں یا مستقبل میں پیش آنے والے جو مسائل ہیں قرآن کریم میں ان کے حل کرنے کی طاقت نہیں ہے سراسر غلط اور قرآن کریم کو مہجور بنانے کے مترادف ہے۔ قرآن کریم ایک زندہ کتاب ہے اللہ تعالیٰ پہلے کی طرح اب بھی اپنے مطہر بندوں کو اس کے نئے سے نئے علوم سکھائے گا۔ پس دوست دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ کے مطہر بندوں کو جو نئے سے نئے علوم اور اسرارِ روحانیہ سکھائے جائیں اللہ تعالیٰ ان کے قبول کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

غرض ایک تو یہ دعا ہے جس پر میں چاہتا ہوں کہ جماعت زور دے خصوصاً انصار اللہ۔ یہ وہ دعا ہے جس کے نتیجہ میں انصار اللہ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان سے تعلق رکھنے والی مستورات اور اُن سے تعلق رکھنے والی بچیاں اور ان سے تعلق رکھنے والے بچے یا ان کے چھوٹے بھائی۔ غرض سب کو وہ چوکس اور بیدار رکھیں اور ان کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ ان کے لئے قرآن کریم کبھی مہجور نہ بنے۔"

(الفضل ۲۶۔ دسمبر ۱۹۷۳ء صفحہ ۱۱)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

محترم مرزا غلام مرتضیٰ صاحب آف گوجرہ کی وفات

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

جماعتِ احمدیہ گوجرہ کے واجب الاحترام بزرگ محترم مرزا غلام مرتضیٰ صاحب ۶ دسمبر ۱۹۷۴ء بروز جمعۃ المبارک انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم گوناگوں صفات کے مالک تھے۔ آپ مخلص احمدی اور سلسلہ احمدیہ کے جاں نثار خادم تھے۔ آپ قریباً ۸ ماہ سے بعارضہ کینسر بیمار تھے مرحوم کا جنازہ ۸ دسمبر کو ربوہ لایا گیا۔ نمازِ جنازہ گولبازار ربوہ میں ادا کی گئی اور تدفین حسبِ وصیت بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا کرے نیز پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(طاہر محمود ثاقب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ گوجرہ)

درخواستِ دعا:۔ عاجزہ کا بھائی بعمر دس سال بعارضہ درد گردہ سخت بیمار ہے اس کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے احباب سے درخواستِ دعا ہے۔

منیرہ بیگم اہلیہ مشتاق احمد صاحب
عزت خان سٹریٹ نزد غلہ منڈی وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

امیدوار اساتذہ مجلس نصرت جہاں کے انٹرویو کی تاریخ

ایسے تمام امیدوار اساتذہ جنہوں نے مجلس نصرت جہاں کو اپنی درخواستیں بھجوائی ہوئی ہیں یا مجلس کو اپنی خدمات پیش کرنے کے خواہشمند ہوں وہ ۱۶ فروری ۱۹۷۵ء بروز اتوار صبح نو بجے انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں۔ تعلیمی معیار ایم۔ اے یا ایم۔ ایس سی ہونا چاہیئے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک یاد دہانی

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کا پہلا مرحلہ ۲۸ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش (مطابق ۲۸ فروری ۱۹۷۵ء) کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک کل وعدہ کا ۱/۵ وصول ہو جانا چاہیئے۔ اندرون و بیرون پاکستان کے احباب نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴